سوال

(36) شطرنج

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا شطرنج کھیلنا جائز ہے؟ آپ نے "الحلال والحرام فی الاسلام" میں اسے تین شرطوں کے ساتھ جائز قرار دیا ہے۔ وہ شرطیں یہ ہیں۔

(1) د

(2) ل

(3) ز

نے بعض حضرات کو یہ کہتے سنا ہے کہ آپ اپنے فتووں میں کافی نرمی اور سہولت کا پہلو اختیار کرتے ہیں۔ آپ میں چیزوں کو حلال اور جائز قرار دینے کا رجحان زیادہ ہے۔ ان کے مطابق آپ دینی معاملات میں کافی بے پروائی اور سہل پسندی کا مظاہرہ کرتے ہیں ان کے قول کے مطابق شطرنج ایک حرام کھیل

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

ھد!

دنوں پہلے بحرین کی ایک فقہی کانفرنس میں میرے کسی دینی بھائی نے مجھ پر اسی قسم کی تہمت لگائی تھی کہ میں اپنے فتووں میں کافی سہولت پسندی اور نرمی کی طرف مائل ہوں اور یہ کہ میں چیزوں کو ناجائز قرار دینے سے زیادہ انھیں جائز قرار دینے میں دلچسپی رکھتا ہوں مجھے یاد ہے کہ میں نے اسی کانفرنس میں اس ا

تنفروا" (بخاری مسلم)

پیدا کرو مشکلیں اور سختیاں نہیں اور ایسی باتیں بتاؤ جن سے دل میں اسلام کے لیے رغبت پیدا ہو۔ ایسی باتیں نہ بتاؤ جن سے اسلام سے دوری اور تنفر پیدا ہو۔"

ن ولم تبعثوا معسرین" (بخاری، ترمذی)

میں آسانیاں فراہم کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے نہ کہ سختیاں اور مشکلیں بنانے والا۔

ضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو چیزوں میں سے کسی ایک کو اپنانے کا اختیار دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ان میں سے آسان پہلو کو اختیار دیا گیا۔ اسی مفہوم کی دوسری صحیح احادیث اور قرآن کی آیتیں بھی ہیں پھر یہ لوگ آسانی اور نرمی کی بجائے تشدد اور سختی کی طرف م

کم...١٠١...سورة المائدة

ان لائے ہو! ایسی باتیں نہ پوچھا کرو، جو تم پر ظاہر کردی جائیں تو ہم پر ناگوار ہوں۔"

یزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دے دیا ہے بس انھیں پر اکتفا کرو، خواہ مخواہ کرید کرید کر ایسے سوالات نہ کرو کہ ان کے جواب کی وجہ سے دوسری چیزیں بھی حرام قرار دی جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے بے شمار چیزوں کے معاملے میں خاموشی اختیار کی ہے۔ تاکہ یہ چیزیں ہمارے لیے جائز بنی رہیں یہ اللہ کی بہت بڑی نعم

حل اللہ فی کتابہ فہو حلال، وما حرم فہو حرام، وما سکت عنہ فہو عفو، فاقبلوا من اللہ عافیتہ وما کان ربک نسیا "

نے جس چیز کو اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے وہ حلال ہے اور جسے حرام قرار دیا ہے وہ حرام ہے اور جس کے سلسلے میں وہ خاموش ہے اس کے سلسلے میں چھوٹ ہے تم اللہ کی اس چھوٹ کو قبول کرو۔ اللہ تعالیٰ ان چیزوں کے بارے میں بھول چوک کی وجہ سے خاموش نہیں رہا۔"

اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر غضب ناک ہوتا ہے جو اپنی مرضی سے چیزوں کو حلال یا حرام قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ون...٥٩...سورة یونس

اللہ علیہ وسلم ان سے کہو تم لوگوں نے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ رزق اللہ نے تمھارے لیے اتارا تھا اس میں تم نے خود ہی کسی کو حرام اور کسی کو حلال ٹھہرا لیا۔ ان سے پوچھو کہ کیا اللہ نے تم کو اس کی اجازت دی تھی؟ یا تم اللہ پر افترا کر رہے ہو؟"

دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ دینی احکام میں آسانیوں کی طرف مائل ہونا اور چیزوں کو حلال قرار دینے میں دلچسپی کا مظاہرہ کرنا ہی اسلام کا موقف ہے اور یہی اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فقہی معاملات میں لوگوں کی ضرورتوں زمانے اور علاقے کے حالات اور مزاج

موصوف کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ خود حنفی مسلک میں اس کھیل کو اس وقت تک حرام نہیں قرار دیا گیا جب تک کہ اس میں جوا نہ شامل ہو۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے میں شطرنج کے سلسلے میں چاروں مسلک کی رائے بیان کردوں۔

(1) ا

محض شطرنج کھیلنا کوئی ایسا برا کام نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے اس کی شہادت ٹھکرا دی جائے۔

(2) امام نووی رحمة اللہ علیہ اپنی کتاب "الروضہ" میں شافعی مسلک کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "شطرنج کھیلنا بعض لوگوں کے نزدیک مکروہ ہے بعض کے نزدیک جائز اور اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ جو لوگ اسے مکروہ کہتے ہیں ان کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے۔" آگے مزید لکھتے ہیں۔ "اگر ش

(3) امام ابن رشد اس سلسلے میں امام مالک کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "امام مالک سے شطرنج کے سلسلے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ یہ بہت اچھا کام نہیں ہے۔ لیکن اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ یہ اور کھیلوں کی طرح محض کھیل تماشے کی چیز ہے۔ البتہ باریش دین دار اور بڑی عمر کے

(4) ابن قدامہ اپنی کتاب "المغنی" میں حنبلی مسلک کی وضاحت کرتے لکھتے ہیں "ہر وہ کھیل جس میں جوا شامل کر لیا جائے حرام ہے۔ اور جس میں جوا شامل نہیں ہے وہ کھیل حلال بھی ہو سکتا ہے اور حرام بھی، شطرنج تو وہ بغیر جوئے کے بھی حرام ہے۔"

یہ ہیں چاروں مسلک کے اقوال بعض اسے جائز قرار دیتے ہیں۔ بعض مکروہ اور بعض کے نزدیک یہ حرام ہے۔ گویا یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے اور اختلافی مسئلے میں کسی بھی ایک رائے کو اختیار کرنے کی مکمل اجازت ہوتی ہے۔

جو لوگ شطرنج کو حرام قرار دیتے ہیں ان کے دلایل حسب ذیل ہیں۔

(1) ارشاد ربانی :

﴿ ۹۰... سورة المائدة

ن والو! یہ شراب اور جوا اور یہ آستانے اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو تاکہ تمھیں کامیابی نصیب ہو۔"

(2) یہ صلى الله عليه وسلم

ر عزوجل ینظر فی کل یوم ثلاثمائۃ وستین نظرۃ لیس لصاحب الشاۃ فیہا نصیب"

سو ساٹھ دفعہ اپنے بندوں پر نظر ڈالتا ہے۔ اس میں سے کوئی بھی نظر بادشاہ والے (شطرنج کھیلنے والے) کے لیے نہیں ہے۔"

ن اصحاب الشاۃ فی النار الذین یقولون قتلت واللہ شاہک"

الے (شطرنج کھیلنے والے) جہنم میں جائیں گے۔ جو یہ کہتے ہیں بہ خدا میں نے تمھارے بادشاہ کو مار ڈالا۔"

عب بالشطرنج"

یلنے والے پر لعنت ہے۔"

(3) یہ۔

(4) بعض صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سے مروی ہے کہ انھوں نے اس کھیل کو پسند نہیں فرمایا: مثلاً حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اس کھیل کو دیکھا تو فرمایا :

مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا عٰكِفُونَ ۵۲... سورة الأنبياء

یہ کن مورتیوں پر تم گرے پڑے رہتے ہو۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اوپر بیان کئے گئے تمام دلائل کمزور اور ناقابل قبول ہیں۔

سورہ مائدہ کی جس آیت کو بہ طور دلیل پیش کیا گیا ہے اس میں جوائے اور شراب کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس آیت میں یہ بات تو نہیں ہے کہ شطرنج کھیلنا جوا ہے۔ ہم سب بہ خوبی جانتے ہیں کہ شطرنج بغیر جوئے کے بھی کھیلا جاتا ہے۔ اس آیت میں جوئے کی حرمت ہے نہ کہ شطرنج کی۔

رنج کی حرمت کے سلسلے میں جتنی حدیثیں بہ طور دلیل پیش کی گئیں وہ سب ضعیف اور موضوع ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی حدیث دلیل نہیں بن سکتی۔ واضح رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عرب قوم شطرنج کے کھیل سے ناواقف تھی۔ اسلامی فتوحات کے بعد یہ کھیل ہندوستان اور ایران سے ہو

الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے شطرنج کو حرام قرار دینے کے باوجود ان بے سند احادیث کو بہ طور دلیل نہیں پیش کیا ہے۔ ان کی دلیل صرف یہ ہے کہ یہ کھیل نماز اور دوسرے فرائض سے غافل کر دیتا ہے۔

ط ہے کہ شطرنج کا کھیل فردشیر سے مشابہ ہے۔ ان دونوں کھیلوں میں نمایاں فرق ہے۔ شطرنج میں دماغ اور ذہانت کا استعمال ہوتا ہے اور اس میں کافی حد تک سنجیدگی اور شائستگی ہوتی ہے جب کہ فردشیر ایک گھٹیا اور پھوہڑ کھیل ہے، جس میں عقل و ذہانت کا کوئی کام نہیں ہے اور اسی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ

رام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے جن اقوال کو نقل کیا گیا ہے ان میں سے کوئی بھی قول باوثوق ذرائع سے ثابت نہیں ہے۔ علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "ارواء الغلیل" میں تفصیل کے ساتھ واضح کیا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی قول صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سے ثابت نہیں ہے۔

بہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین خود بھی اس کھیل سے متعلق مختلف رائے رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہم کے نزدیک یہ کھیل ناپسندیدہ اور مکروہ ہے۔ جب کہ حضرت ابن عب

اس وضاحت کے بعد یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ شطرنج کو حرام قرار دینے کے لیے کوئی واضح اور مضبوط دلیل نہیں اور بغیر کسی واضح دلیل کے کسی بھی چیز کو حرام نہیں قرار دیا جا سکتا۔

، کھیلوں کی طرح شطرنج بھی تفریح کا ایک ذریعہ ہے اور اس بات میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ جائز تفریح کی ضرورت سبھی کو ہوتی ہے۔ اپنے فارغ اور خالی وقت میں اگر کوئی شخص تفریح کی خاطر تھوڑی دیر کے لیے شطرنج کھیل لیتا ہے تو یہ اس بات سے بہت بہتر ہے کہ وہ اپنا فارغ وقت غیبت یا کسی دوسرے

شطرنج کے سلسلے میں میرا موقف یہ ہے کہ یہ ایک جائز کھیل ہے بہ شرطے کہ :

1۔ اس میں جوا نہ شامل ہو۔ اس لیے کہ جوا گناہ کبیرہ اور حرام ہے۔

2۔ نماز اور دوسرے فرائض سے غافل نہ کرے خواہ یہ فرائض دنیوی ہی کیوں نہ ہوں۔

3۔ کھیل کے دوران گالم گلوچ اور فحش باتوں سے اجتناب کیا جائے۔

(4)۔

5۔ اعتدال کے ساتھ اور حد میں رہ کر کھیلا جائے۔ حد سے زیادہ کھیلنا اور اس کا عادی ہو جانا صحیح نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

اجتماعی ومعاشی مسائل، جلد:2، صفحہ:225

محدث فتویٰ